محترم قاضی محمد ارشد الحسینی

فنافی الرسول، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ

محبت و اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چند واقعات

خالق کائنات نے دین حق کی آبیاری کیلئے جن پاکیزہ نفوس کو چنا ان میں جماعت علماء دیوبند ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ دین حق کے ہر شعبے میں ان کی خدمات جلیلہ مسلمہ ہیں۔ ان میں مفسرین ہیں محدث ہیں معلم ہیں مدرس ہیں زاہد ہیں مجاہد ہیں باطل کے لئے للکار بھی ہیں اور شب زندہ دار بھی ہیں۔ خطیب و ادیب ہیں حکیم و طبیب بھی مجاہد فی سبیل اللہ اور داعی الی اللہ بھی۔ غرض ہمہ صفت موصوف شخصیات ہیں مگر جو وصف ان تمام صفات کو عروج اور کمال تک پہنچانے والا اور اس میں نورانیت پیدا کرنے والا ہے وہ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے۔ اس میدان میں بھی یہ پاکیزہ لوگ بحمد اللہ سب سے آگے نظر آتے ہیں۔

ذیل میں زمانہ حال کی صرف ایک شخصیت کے چند واقعات عرض کئے جاتے ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ مجاز ہیں۔

(۱) ہمارے گھر واقع اٹک شہر کے چھوٹے صحن میں کھجور کا ایک درخت ہے۔ عرصہ دراز سے اس پر کوئی پھل نہیں آیا۔ میں نے ایک دن حضرت اباجی رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ اباجی! اس پر کوئی پھل تو آتا نہیں اجازت ہو تو اسے نکال دیں۔ حضرت نے فرمایا۔ نہ بیٹا نہ۔ ہمیں پھل کی ضرورت نہیں یہ تو میں آخری حج کے لئے گیا تھا تو مدینہ منورہ کی کھجوریں لایا تھا اس کی گٹھلی زمین میں گاڑی ہے یہ وہی پودا ہے۔ صبح سویرے جب نماز کے لئے جاتا ہوں تو اس درخت کی زیارت کر لیتا ہوں کہ الحمد للہ مدینہ منورہ کی کھجور کی زیارت کر لی ہے۔ (حضرت رحمہ اللہ نے تین حج کیے اور دو دفعہ سفر برائے عمرہ۔ ایک حج ۱۹۳۹ء دوسرا ۱۹۵۲ء اور تیسرا ۱۹۷۴ء)

(۲) میرے قیام سعودی عرب کے دوران ایک دفعہ فرمایا: جب روضۂ اطہر پر حاضری نصیب ہو تو صلوٰۃ و سلام کے بعد یہ عرض کرنا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، میں قاضی محمد ارشد الحسینی ابن قاضی محمد زاہد الحسینی آپ کا ایک گناہ گار اور حقیر امتی آپ کے در اقدس پر حاضر ہوں اور میں آپ کے سامنے اپنے ایمان کی تجدید کرتا ہوں۔

اشهدان لااله الا الله وحده لا شريک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

آپ میرے اس ایمان کے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہ ہوں گے۔

(۳) دوران سفر عمرہ، مکہ مکرمہ میں ایک دن فرمانے لگے گاڑی نکالو! عرفات کی طرف چلتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اباجی! حج کے علاوہ تو عرفات، منیٰ مزدلفہ میں کوئی نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا تم چلو تو سہی۔

چنانچہ جب ہم روانہ ہوئے تو فرمانے لگے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی نے حج فرمایا ہے اور حج انہی مقامات پر ہوتا ہے باقی نقشے وغیرہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ پہاڑ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے ہر نبی علیہ السلام نے دیکھا ہے اور خصوصاً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بارہا ان پہاڑوں پر رحمت کی نظر ڈالی ہے اس لئے ان پہاڑوں کو جی بھر کر دیکھ لو اس ارادے سے کہ ہماری نظر انہی مبارک پہاڑوں پر پڑ رہی ہے جن پر ہر نبی کی مبارک اور رحمت والی نظر پڑی تھی۔

(۴) ربیع الاوّل کا مہینہ وہ مبارک اور سعادت والا مہینہ ہے جس میں باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد ہوئی۔ اس نسبت سے حضرت اباجی رحمہ اللہ اس ماہ مبارک کو "ربیع المنور" فرماتے اور لکھتے۔

(۵) ایک دفعہ مسجد نبوی علی صاحبہا الف الف تحیۃً وسلاماً میں بیٹھے تھے۔ میں کسی کام سے جانے لگا تو فرمایا محمد ارشد! جب تم واپس آؤ گے تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔ میں حیرانی سے دیکھنے لگا تو انتہائی شفقت کے ساتھ تبسم فرماتے ہوئے فرمانے لگے کہ وہ دیکھو! مسجد نبوی علی صاحبہا الف الف تحیۃً وسلاماً کے پہلے بر آمدے کی پیشانی پر پہلا نام ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا لکھا ہے۔ بس میں اسی کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔

سبحان اللہ! کیا شان محبوبیت ہے اور کیسے نرالے انداز عشق ہیں؟ یہ کتابوں میں نہیں ملتے بلکہ یہ پاکیزہ مہینوں میں القاء ہوتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ میں نے امیر التبلیغ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ کو عین اسی جگہ اسی مقام پر بیٹھے دیکھا۔

(۶) اپنا بھی یہ معمول تھا اور ہر زائر حرم کو فرماتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرمین الشریفین کے اندر گزارو۔ چنانچہ خود بھی جب مدینہ طیبہ قیام فرماتے تو نماز تہجد کے لئے مسجد نبوی میں داخل ہوتے اور نماز عشاء ادا فرما کے باہر تشریف لاتے اور عجیب بات یہ ارشاد فرماتے کہ حرمین شریفین میں تلاوت کلام پاک مسلسل کرتے رہیئے جتنی بار تکمیل کر سکو بہتر ہے لیکن جب واپسی کا ارادہ ہو تو قصداً چند سپارے چھوڑ دو اور دعا یہ کرو کہ اے اللہ! میں تیرے اس کلام مجید کی تکمیل تیرے گھر اور تیرے نبی کے در پر ہی آ کر کروں گا۔ اے اللہ تعالیٰ جب تو پھر حرمین شریفین میں پہنچائے گا۔

(۷) اسی محبت و اطاعت کا اثر تھا کہ حضرت اباجی رحمہ اللہ کے قلم سے امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایسی کتاب منظر عام پر آئی جس کے مطالعہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے کئی اللہ کے بندوں کو زیارت نصیب ہوئی۔ اس مبارک کتاب کا نام بھی عجیب لذت و مٹھاس والا رکھا "رحمت کائنات" (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کتاب پر علماء دیوبند نے ایسا خراج تحسین پیش کیا جو کم ہی کسی کے نصیب میں آیا ہوگا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ، سراپا خیر، حضرت مولانا خیر محمد

بقیہ ص 34 پر